فصل 22

اہل کفر کے سب تہوار ایک ہی جنس ہیں

ہماری نئی تالیف | اقتِضَاءُ الصِّرَاطِ المُستَقِیم

(کفار کے تہواروں کی حرمت و شناعت پر قرآن، احادیث اور اجماع سے استدلال کرنے کے بعد.. آخر میں ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں):

کفار خواہ کتابی ہوں یا اُمی، دین اسلام میں ان سب کی عیدیں ایک ہی جنس ہیں؛ بعینہٖ جس طرح ان سب کا کفر اپنے حرام اور ناپسندیدہ ہونے میں ایک ہی جنس ہے۔ بے شک کسی ایک ملت کا کفر دوسری کے کفر کے مقابلے میں شدید تر ہو مگر اپنے حکم کے اعتبار سے مسلمان کے لیے یکساں ہیں۔ تاہم یہ درست ہے کہ اہل کتاب کو اُن کے دین پر چھوڑ دیا گیا، جبکہ اُن کے دین میں اُن کی عیدیں اور اُن کے تہوار بھی آتے ہیں۔ لیکن اُن کے ساتھ دورِ عمرؓ میں (از روئے صغار: آیت ۲۹ سورۃ توبہ) شرط یہ رکھی گئی کہ وہ اپنے شعائر دین کو ظاہر باہر نہ کریں گے۔ جبکہ امیوں کو (جزیرۂ عرب میں) سرے سے نہ رہنے دیا گیا۔

تاہم یہ بات بھی مد نظر رہے کہ:

١) امیوں کے جن تہواروں کو ختم کیا گیا وہ عموماً لوک میلوں کی صورت میں پائے جاتے تھے

٢) جبکہ اہل کتاب کے تہوار وہ ہیں جن کو وہ دین سمجھ کر مناتے ہیں۔

اِس لحاظ سے کفارِ اہل کتاب کے تہوار اُمی کافروں کے لوک میلوں کی نسبت کہیں سنگین تر ہیں۔ ایک شخص خدا کی حرام کردہ اشیاء کے ذریعے اپنے نفس کی خواہشات پوری کرتا ہے تو وہ اتنا سنگین نہیں جتنا وہ شخص جو خدا کی حرام کردہ اشیاء کو خدا کے تقرب کا ذریعہ بنائے بیٹھا ہے۔ اول الذکر بات امیوں کے میلوں پر زیادہ صادق آتی ہے تو ثانی الذکر اہل

کتاب کے تہواروں پر۔ یہی وجہ ہے کہ شرک زنا سے بڑا گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب سے جہاد کرنا بت پرستوں کے خلاف جہاد کرنے کی نسبت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ نیز جس مسلمان کو اہل کتاب شہید کریں اُس کو دہری شہادت کا اجر ملتا ہے۔

اب جب یہ واضح ہے کہ شارع نے بت پرستوں کے تہواروں کو سرے سے ختم کر کے رکھ دیا، باوجود اس کے کہ (حدیث کی رو سے) شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ وہ جزیرۂ عرب میں بت پرستی کا دور دورہ کروادے... تو پھر کتابی کفار کے شعائر سے چوکنا رہنا تو اور بھی ضروری ہے۔ پھر جبکہ رسول اللہ ﷺ نے جو پیشین گوئی فرمائی ہے وہ یہ نہیں کہ مسلمانوں میں اُمی (بت پرست) کفار کی پیروی ہونے لگے گی؛ بلکہ پیش گوئی آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ: مسلمانوں میں کتابی کفار کے راستے اور طور طریقے عام ہونے لگیں گے۔

(کتاب کے صفحات 426 تا 461)

(علماء سے سود کےلیے گنجائش نکالنے کی صدارتی فرمائش پر ہماری ایک فیس بک پوسٹ):

ممنون حسین صاحب!

"چند" سے کام چل سکتا ہے تو ایسے 'دیدہ ور' تو آپ کی خاکستر میں پہلے سے ہیں۔ اُن سے ہی کام چلا لیں (جو کہ پہلے ہی رکا ہوا نہیں ہے؛ محض آپ کی ذرہ نوازی ہے!)

ہاں اگر تھوک کے حساب سے چاہئیں تو 'علماء' شاید آپ کو بنی اسرائیل سے امپورٹ کرنے پڑیں۔

یہ امت محمدؐ ہے؛ یہاں مین سٹریم سے یہ فتویٰ ان شاء اللہ آپ کو کبھی نہیں ملے گا۔

تحریفِ دین اس درجے کی یہاں ان شاء اللہ کبھی ہونے والی نہیں کہ دیکھنے سننے والے کے لیے حق ہی باطل ہو جائے اور باطل کو باقاعدہ حق کا لبادہ میسر آجائے۔ یہ عمل اس سطح پر ہماری امت میں اللہ کے فضل سے نہیں ہونے والا: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿البقرۃ:۴۲﴾

ویسے آپکو 'علماء' کے فتوے کی ضرورت پڑ کیوں گئی.. ایک ایسے کام میں جو شروع سے بغیر فتویٰ ہو رہا ہے! فکرِ آخرت؟ اس کے لیے تو خود کو بدلا جاتا ہے؛ دین کو نہیں!

غالباً استشراقی ڈیسک کی فرمائش۔ یعنی 'اصلاحِ مذاہب' re-form of the world religions کا عالمی پراجیکٹ جو اِس وقت زوروں پر ہے۔ https://goo.gl/75P0ky